کیا آپ پردۂ بکارت
کھو دینے کے خیال سے خوفزدہ ہیں؟

پردۂ بکارت کے بارے میں اور آپ کیلئے اس
کی اہمیت کے بارے میں مکمل معلومات

بکارت
ل سے خوفزدہ ہیں؟

MiRA-Senteret کے کام، مطبوعات اور سرگرمیوں
کے بارے میں اس پتے پر مزید پڑھیئے:

www.mirasenteret.no

MiRA-Senteret
تارکینِ وطن اور پناہ گزین عورتوں کیلئے
امدادی مرکز

ملاقات کا پتہ: Hausmannsgate 27, Oslo

خط لکھنے کا پتہ: Postboks 1749 Vika, 0121 Oslo

فون نمبر: 22 11 69 20

فیکس: 22 36 40 19

ای میل: post@mirasenteret.no

انٹرنیٹ: www.mirasenteret.no

URDU

Design: cazawa.no

کیا یہ ایک جسمانی معاملہ ہے
یا غیرت کا دروازہ ہے؟

کیا آپ پردۂ
کھو دینے کے خیال

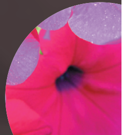

کیا آپ پردۂ بکارت کھودینے کے خیال سے خوفزدہ ہیں؟

بعض معاشروں میں شادی ہونے تک لڑکی کا کنواری رہنا بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ بعض انتہائی صورتوں میں خاندان والے سہاگ رات کے بعد اگلی صبح مہمانوں کو خون کے دھبّوں والی چادر دکھاتے ہیں تاکہ دلہن کے کنواری ہونے کا ''ثبوت'' دے سکیں۔ اگر چادر پر خون نہ پایا جائے تو ایسے روایتی خاندانوں میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ دلہن کنواری نہیں ہے۔ اس سے لڑکیوں کیلئے خطرناک مسائل پیدا ہوسکتے ہیں، ہوسکتا ہے انہیں تشدّد اور بدسلوکی کا نشانہ بنایا جائے بلکہ انتہائی صورتوں میں لڑکیوں کو موت کا خطرہ بھی لاحق ہوتا ہے۔ خود کو بے عزتی، تشدّد اور بدسلوکی سے بچانے کیلئے لڑکیاں ایسے ہسپتالوں یا کلینکوں سے بھی رابطہ کرتی ہیں جو سرجری کے ذریعے پردۂ بکارت یعنی کنوار پن کی جھلی کی ''مرمت'' کرتے ہیں۔

یہ خیال لاعلمی پر مبنی ہے کہ پردۂ بکارت کنواری ہونے کا ثبوت ہے۔ سہاگ رات کو پردۂ بکارت پھٹنے کے ذریعے کنوار پن ثابت کرنے کا یہ مطالبہ اس لحاظ سے درست نہیں ہے کہ حقیقت میں کئی لڑکیاں پیدائشی طور پر پردۂ بکارت نہیں رکھتیں۔ اس روایت کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ عورتوں کے جنسی جذبات اور افعال کو زیرِ نگرانی اور روک کر رکھا جائے اور یہ روایت قدیم زمانے سے چلی آتی ہے۔ یہ اہم ہے کہ لڑکیاں اپنے جسم کے بارے میں علم رکھتی ہوں تاکہ وہ ناانصافی، جسمانی بدسلوکی اور نفسیاتی تشدّد کے خلاف اپنا دفاع کرسکیں۔ والدین کو بھی عورتوں کے جسمانی اعضا کے بارے میں معلومات ملنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی بیٹیوں کو امتیازی سلوک کی روایات سے بچاسکیں۔

پردۂ بکارت کیا ہے؟

پردۂ بکارت یعنی کنوار پن کی جھلی اس باریک جھلی کو کہا جاتا ہے جو بعض لڑکیوں اور نوجوان خواتین کی شرمگاہ کے دہانے پر موجود ہوتی ہے۔ یہ ٹشو کی ایک تہ سے بنی ہوتی ہے اور شرمگاہ کے دہانے کو کچھ کچھ ڈھانپ کر رکھتی ہے۔ پردۂ بکارت کے بیچ میں ایک سوراخ ہوتا ہے جو گول یا بیضوی شکل کا ہوتا ہے اور اس میں سے حیض کا خون باہر بہتا ہے۔

کیا سب لڑکیاں پردۂ بکارت رکھتی ہیں؟

کچھ ایسی لڑکیاں بھی ہوتی ہیں جو پیدائشی طور پر پردۂ بکارت سے محروم ہوں۔ جب ماں کے پیٹ میں جنین پل رہا ہوتا ہے، اسی وقت سے پردۂ بکارت موجود ہوتا ہے لیکن پردۂ بکارت تشکیل دینے والے ٹشو جو شرمگاہ کے دہانے کو ڈھانپتے ہیں، وہ اس وقت بھی مکمل طور پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو سکتے ہیں جب بچی ابھی ماں کے پیٹ ہی میں ہو یعنی لڑکی کا پردۂ بکارت سلامت ہونا اُس کے کنواری ہونے یا نہ ہونے کی علامت نہیں ہے۔ بعض لڑکیاں جو ابھی کنواری ہوتی ہیں، ان میں پردۂ بکارت موجود نہیں ہوتا۔

کیا پردۂ بکارت لڑکی کے کنواری ہونے کا ثبوت ہے؟

پردۂ بکارت لڑکی کے کنواری ہونے کا قطعی ثبوت نہیں ہے۔ بعض لڑکیوں کا پردۂ بکارت اتنا لچکدار ہوتا ہے کہ مرد کے ساتھ ہم بستری کے باوجود پھٹتا نہیں یا اس کا صرف کچھ حصہ پھٹتا ہے۔ اس وجہ سے خون بھی نہیں نکلتا۔ بعض لڑکیوں کا پردۂ بکارت اس طرح ضائع ہوجاتا ہے کہ انہیں خود پتہ بھی نہیں چلتا۔

پردۂ بکارت کئی طریقوں سے ضائع ہوسکتا ہے مثلاً:

جمناسٹک کرتے ہوئے، گائنا کالوجسٹ سے معائنہ کرواتے ہوئے، یا حیض کا خون جذب کرنے کیلئے ٹیمپون کے استعمال سے، وغیرہ وغیرہ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکی کا پردۂ بکارت ہونا یا نہ ہونا اُس کے کنواری ہونے یا نہ ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔ کسی عورت یا نوجوان لڑکی کا محض ڈاکٹری معائنہ کرکے بھی یہ طے نہیں کیا جاسکتا کہ آیا وہ شرمگاہ کے راستے جنسی تعلق استوار کرچکی ہے۔

اپنے جسم اور اپنے حقوق کے بارے میں آگاہی حاصل کیجئے اور اپنی شخصی آزادی اور وقار کیلئے مقابلہ کیجئے!